بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

دارالعلوم دیوبند برصغیر میں اسلام کی چودہ سو سالہ روایات کا امین اور اسلامیانِ ہند کے عہدِ زوال کے ڈھائی سو سالہ نشاۃِ ثانیہ کے افکار و عزائم اور محرکات و تحریکات کا نتیجہ تھا جو بے شمار اہل اللہ اولیاء اور اربابِ دعوت و عزیمت کے نالہ ہائے نیم شب کی تعبیر و ظہور کا دوسرا نام ہے۔ اس نے نہ صرف دنیا بھر میں اسلامی علوم کی شمع روشن رکھی بلکہ مسلمانوں کی عظمت اور وقار حرّیت اور آزادی کو بھی سامراجی استبداد سے چھین کر دم لیا۔ اور اب اسلامیانِ عالم کے لئے عموماً اور علمی و دینی حلقوں کیلئے خصوصاً مسرّت اور خوشی کی بات ہے کہ دارالعلوم کے ایک سو سترہ[۱۱۷] برس گذر جانے پر دارالعلوم کیطرف سے ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کو اس کا صد سالہ عظیم الشان علمی جشن منانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ تاریخوں کے اعلان کے ساتھ اس عظیم علمی سیمینار کانفرنس اور گویا علمی میلہ کے شایانِ شان تیاری کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ قافلۂ دیوبند کے بوڑھے ضعیف مگر جوان ہمت اور اولوالعزم سالار حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیّب صاحب مدظلہٗ کانفرنس کی کامیابی کیلئے دنیا بھر کے دورے فرما رہے ہیں۔ چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کے سنگم پر ایسے بین الاقوامی علمی اجتماع کا انعقاد عالمِ اسلام کے لئے ایک نیک فال ہے۔ دارالعلوم کو اللہ نے جس تجدیدی حیثیت سے نوازا ہے، اور جامع المجددین بنا کر چھوڑا ہے۔ ایک صدی کے اختتام اور دوسری صدی کے آغاز پر اس مرکزِ تجدید سے وابستہ تقریباً دس ہزار فضلاءؔ اور لاکھوں علماء و مشائخ کا اجتماع انشاء اللہ پوری ملتِ مسلمہ کی فکرِ اسلامی کے احیاء اور نشاۃِ ثانیہ (جس کے آثار نمایاں ہوتے جا رہے ہیں) میں اہم اور مفید بنیادی رول ادا کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اللہ کرے یہ اجتماع بھی مجددینِ امت کیطرح ملّت کیلئے ارشادِ نبوی: من یجدّد لھا دینھا۔ کا مصداق بن جائے۔ ایسے وسیع اور عظیم کثیر المصارف اجتماع کی کامیابی اور اسے زیادہ مثبت نتائج کا ذریعہ بنانے کیلئے تمام فرزندانِ دیوبند اور وابستگانِ دیوبند کو اپنے طور پر تحریری، تقریری، مالی و مادی کوششیں بروئے کار لانی چاہئیں۔ کانفرنس اور دیوبند کے تعارف و تشہیر اخبارات میں مضامین اور خبروں کی اشاعت بالخصوص حتی المقدور مالی امداد کی فراہمی اور اہم مراکز میں جمع کر دینے کا انتظام اور اس کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں اس تقریب کی حیرت انگیز کامیابیوں کیلئے تضرّع والحاح سے دعائیں یہ سب فرزندانِ دیوبند کا فریضہ ہے۔ اور انشاء اللہ مادرِ علمی سے محبت اور تعلقِ خاطر کے اس امتحان میں سب سرخرو ہوں گے۔ ایک اہم کام جس کیطرف مرکز سے بار بار توجہ دلائی جا رہی ہے تمام قدیم و جدید فضلاء دیوبند کا دارالعلوم دیوبند کو فوری طور پر اپنے جدید پتوں (نام ولدیت سنۂ فراغت اور قدیم پتہ) کے ساتھ بذریعہ خط آگاہ